تکبر اور اس کی علامات

09-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

For Islamic Borthers

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

تمام فکروں اور غموں کو دُور کرنے کا نسخہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ

الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے (کہ) فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الادعیۃ،باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ،۱۰/۲۵۱، حدیث:۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "تکبر اور اس کی علامات" اس بیان میں ہم تکبر کی تباہ کاریاں، تکبر کیا ہے ؟

---
[1]... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

تکبر کی اقسام اوراس کا حکم، تکبر کی علامات و نقصانات اور بہت سے عمدہ نکات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔اللہ کرے سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

میں موت کا فرشتہ ہوں!

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے کہیں جانے کے لئے سواری تیار کی،اس نے پہننے کے لئے کپڑے منگوائے لیکن وہ اسے پسند نہ آئے، دوسرے کپڑے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، کئی بار ایسا کرنے کے بعد اس نے اپنے پسندیدہ کپڑے پہنے،اسی طرح اس نے سواری منگوائی وہ بھی پسند نہ آئی یہاں تک کہ اس کے پاس مختلف سُواریاں لائی گئیں، تو وہ سب سے اچھی سواری پر سوار ہوا، اتنے میں ابلیس آیا، اس نے اس کی ناک میں پھونک ماری، تو وہ تکبر سے بھر گیا پھر لشکر کو ساتھ لے کر چل پڑا اور تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے،اس نے سلام کیا تو بادشاہ نے جواب نہ دیا۔ اس نے بادشاہ کی سُواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ دو، تم نے بڑی گستاخی کی ہے۔ وہ کہنے لگا: مجھے تجھ سے ایک کام ہے۔ اس نے کہا: میرے اُترنے تک صبر کر۔اس شخص نے کہا: نہیں ابھی۔ پھر اس نے لگام کو اچھی طرح دبایا۔ بادشاہ نے کہا: بول ! کیا کام ہے؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔بادشاہ نے اپنا سر جھکا کر اس کے قریب کیا تو اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: ”**میں موت کا فرشتہ ہوں۔**“ (یہ سن کر)

بادشاہ کا رنگ بدل گیا، زبان لڑکھڑانے لگی اور اسے کہنے لگا: مجھے اتنی مہلت دو کہ میں گھر جا کر اپنے کام مکمل کرلوں اور گھر والوں کو الوداع کہہ لوں۔ ملک الموت (حضرت عزرائیل) عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، اللہ پاک کی قسم! اب تجھے اپنے مال و اسباب اور گھر والوں کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہو گا، پھر اس کی رُوح قبض کرلی اور وہ لکڑی کی طرح گِر پڑا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! ☜ غرور و تکبر شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان خود کو بہت بڑا جبکہ لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان اپنے سے کم مرتبے والوں کے سلام کا جواب دینا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان کو موت اور مرنے بلکہ موت کے نام سے بھی بہت زیادہ ڈر لگنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان صرف دنیا کی بہتری میں ہی لگا رہتا ہے اور قبر و آخرت کی تیاری و امتحان سے غافل رہتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت ذرہ برابر بھی مہلت نہیں ملتی اور ☜ تکبر میں مبتلا انسان کو مرتے وقت توبہ

---

1 ...لباب الاحیاء، ص ۳۴۴

کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ تو جب تکبر کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس منحوس آفت سے بچتے اور دوسروں کو بچاتے رہیں، معاذَاللہ اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس بُری بیماری سے اپنے آپ کو فوراً علیحدہ کرلے، جتنا عرصہ تکبر میں مبتلا رہا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس سے سچے دل سے توبہ بھی کرے اور آئندہ تکبر سے بچنے کے لئے تکبر کا علم بھی سیکھتا رہے کیونکہ تکبر کا علم سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 624 پر لکھتے ہیں: مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہا اور ان کے معالجات (یعنی عِلاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ (1)

مگر افسوس! دنیاوی علوم کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات بہت کم ہوتی ہے پھر اُن میں سے درست کتنی ہوتی ہیں؟ حالانکہ دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتّہ بنیادی ضروری دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ دُنیائے فانی میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری جبکہ گناہ بربادی کا سبب جبکہ نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے علمِ دین کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین بھی ضرور حاصل کریں تاکہ ہماری آخرت

1… فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴

بھی بہتر ہو سکے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر عالم کورس اور مختلف کورسز کر کے بھی علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تکبر کے بارے میں مزید سننے سے پہلے آیئے! تکبر کی تعریف (Defination) سنتے ہیں چُنانچہ

۞ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ** یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[1] ۞ امام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔[2] ۞ حضرت علامہ عبد الغنی نابُلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود کو دوسروں سے افضل و اعلیٰ اور بہتر سمجھ کر خوش ہونا "تکبر" کہلاتا ہے۔[3]

تکبر کی اقسام

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تکبر کی تین (3) قسمیں ہیں:

1...مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۹۱، ص ٦١

2...المفردات للرّاغب، صفحہ ٤٢١

3...حدیقة ندیة، ١/٥٤٣

(1) وہ تکبر جو اللہ پاک کے مقابلے میں ہو جیسے ابلیس (شیطان)، نمرود اور فرعون کا تکبر یا ایسے لوگوں کا تکبر جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کریم کے بندوں سے نفرت کے طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

(2) وہ تکبر جو اللہ پاک کے رسول کے مقابلے میں ہو، جس طرح کفارِ مکہ نے کیا اور کہا کہ ہم آپ جیسے بشر کی اطاعت نہیں کریں گے، ہماری ہدایت کے لئے اللہ پاک نے کوئی فرشتہ یا سردار کیوں نہیں بھیجا، آپ تو ایک یتیم شخص ہیں۔

(3) وہ تکبر جو عام انسانوں پر کیا جائے، جیسے انہیں حقارت سے دیکھے، حق کو نہ مانے اور خود کو بہتر اور بڑا جانے۔[1]

تکبر کی تینوں اقسام کا حکم

اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تکبر کرنا کفر ہے جبکہ عام بندوں پر تکبر کرنا کفر نہیں لیکن اس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے۔ اللہ کریم ہمیں تکبر کی آفت اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں تکبر کرنے والوں کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن سوم: مہلکات، اصل نہم، پیدا کردن درجات کبر، ۷۰۷، ۷۰۸

پارہ9سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر146 میں ارشادِ باری ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ (پ ۹، الاعراف:۱۴۶)

ترجمۂ کنزالعرفان:اور میں اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت مفسرِ قرآن حضرت امام بغوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لکھتے ہیں: حضرت عبدُ الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر غرور کرتے اور میرے ولیوں سے لڑتے ہیں، میں انہیں اپنی آیتیں قبول کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ یہ اُن کے عناد (دل میں چھپی دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔[1]

اِس آیت میں ناحق تکبر کا ثمرہ اور تکبر کرنے والوں کا جو انجام بیان ہوا کہ ناحق تکبر کرنے والے اگر ساری نشانیاں دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں تو وہ اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ بنا لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا! غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے خصوصاً جبکہ الله پاک کے مقبولوں کے مقابلے میں تکبر ہو۔ الله تَعَالٰی کی پناہ۔[2]

پارہ14 سورۃ النحل کی آیت نمبر23 میں ارشادِ باری ہے:

1...تفسیر بغوی، الاعراف، پ ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۶، ۲/ ۱۶۷

2... تفسیر صراط الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ۱۴۶، ۳/ ۴۳۲

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

اسی طرح پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 76 میں ارشاد ہوتا ہے:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ (پ ۲۳، سورہ صٓ: ۷۶) ترجمۂ کنز العرفان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت امام نسفی لکھتے ہیں: اللہ کریم نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو پیدا کروں گا، پھر جب میں اس کی پیدائش مکمل کر دوں اور اس میں اپنی خاص رُوح پھونک کر اسے زندگی عطا کر دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کے مراحل مکمل ہوئے تو اللہ کریم کے حکم سے تمام فرشتوں نے اکٹھے ہو کر سجدہ کیا لیکن ابلیس (شیطان) نے سجدہ نہ کیا، اس نے تکبر کیا اور وہ اللہ پاک کے علم میں کفر کرنے والوں میں سے ہی تھا۔ اللہ کریم نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے اس آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو (پہلے ہی) اس قوم میں سے تھا جن کا شیوہ (طریقہ) ہی تکبر ہے۔ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا تو یہ کیسے

ممکن ہے کہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو اپنی سرکشی، نافرمانی اور تکبر کے باعث دُھتکارا ہوا ہے، بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے، قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اس کی صورت بدل دی، وہ پہلے خوب صورت تھا بُری اور کالی شکل والا کر دیا گیا اور اس کی نورانیت بھی چھین لی گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی اور تکبر کا انجام بیان ہوا ہے اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی مذمت اور وعیدیں بیان ہوئیں ہیں۔

آیئے! 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ پاک کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بد اخلاق اور متکبر ہے۔[2]

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں

1…تفسیر مدارک، پ۲۳، ص، تحت الآیۃ: ۷۸۔۷۷، ص۱۰۲۷

2…مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث حذیفۃ بن الیمان، ۱۲۰/۹، حدیث:۲۳۵۱۷

دوزخ کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِيْنَةُ الْخَبَالْ" یعنی دوزخیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔[1]

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا اور لوگ ان کو روندیں گے کیوں کہ اللہ کریم کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں ہو گی۔[2]

❖ ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ھبھب کہتے ہیں، اللہ پاک کا فیصلہ ہے کہ وہ اس میں تمام تکبر کرنے والوں کو ٹھہرائے گا۔ اے بلال! تم اس میں ٹھہرنے والوں میں سے نہ ہونا۔[3]

❖ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔[4]

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لکھتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ تکبر اور ہر بُری خصلت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ کریم کے عفوو کرم سے پاک وصاف ہو کر جنت میں داخل ہو گا۔[5]

1...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب، ۲۲۱/۴، حدیث: ۲۵۰۰
2...موسوعة ابن ابی دنیا، التواضع والخمول، ۵۷۸/۳، حدیث: ۲۲۴
3...مسند ابو یعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۲۰۷/۶، حدیث: ۷۲۱۳
4...مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانه، حدیث: ۱۴۷، ص ۶۰
5...مرقاة المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ۸۲۸/۸، ۸۲۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاش پاش کر دوں گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے تکبر کرنا کسی بھی انسان کو زیب نہیں دیتا بلکہ تکبر کرنے والے انسان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی نوکر بغیر اجازت اپنے سیٹھ کا لباس پہن لے، اس کی ذاتی چیزوں کو اپنی چیزیں سمجھ کر استعمال کرنا شروع کر دے، اسی کی طرح حکم نامے جاری کرنے لگے تو ایسا نوکر اپنے سیٹھ کی طرف سے سخت سزا پائے گا، بالکل اِسی طرح "صفتِ کِبْر" میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا انسان اللہ پاک کی جانب سے سزا کا حق دار ہو گا، چُنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے، لہٰذا جو میری چادر کے مُعاملے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔[1]

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کِبْر" سے مراد ذاتی بڑائی ہے اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی۔ چادر اور تہبند فرمانا ہم کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر، ایک تہ بند دو آدمی نہیں پہن سکتے یوں ہی عظمت و کبریائی سوائے میرے دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی۔[2]

1... مستدرک، کتاب الایمان، باب اھل الجنۃ المغلوبون،...الخ، حدیث: ۲۱۰، ۱/۲۳۵

2... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۹

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، اسی طرح تکبر کی بھی کچھ علامات ہیں، تو آیئے! سب سے پہلے ہم تکبر کی کچھ علامات کے بارے میں جانتے ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ تکبر کی معلومات حاصل کرنے کا مقصد اپنی اصلاح ہو نہ کہ دیگر اسلامی بھائیوں کے عیوب جاننے کی کوشش، خبردار! اپنی کم معلومات کے سبب کسی بھی اسلامی بھائی کو خواہ مخواہ تکبر کرنے والا ہونے کا حکم نہ لگایئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام، نیت کے فرق سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔[1] اسی طرح یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اِن علامات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ یا سن لینا اور سرسری طور پر اپنا جائزہ لے لینا ہی کافی نہیں کیونکہ نفس و شیطان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم ان علامات کو اپنے اندر تلاش کر کے تکبر کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں، لہٰذا! علاماتِ تکبر کو بار بار پڑھ اور سن کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے پھر اپنا مسلسل محاسبہ جاری رکھئے تو کامیابی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ آیئے! تکبر کی علامات کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

تکبر کی علامات

(1) اِس بات کو پسند کرنا کہ لوگ مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں تاکہ

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۸/۹۸

دوسروں پر میری شان و شوکت کا اظہار ہو۔ لہٰذا اس علامت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی ایسے تو نہیں ؟ ہاں ! اگر کوئی اسلامی بھائی لوگوں کے کھڑے ہونے کو اِس لئے پسند کرتا ہے کہ کم عِلم اسلامی بھائیوں کو اُس کی حیثیت کا عِلم ہو جائے اور وہ دِین کے معاملے میں اُس کی نصیحت کو قبول کریں تکبر کا نام و نشان بھی دل میں نہ ہو تو یہ تکبر نہیں۔[1]

(2) اس چیز کی خواہش کرنا کہ اسلامی بھائی میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے باادب کھڑے رہیں تاکہ دیگر اسلامی بھائیوں میں میرا مقام و مرتبہ ظاہر ہو۔ اس معاملے میں بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے اندر تو یہ عادت نہیں پائی جاتی۔

(3) کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میرا کوئی شاگرد، عقیدت رکھنے والا یا کوئی دوست برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ دیگر اسلامی بھائی مجھے قابلِ احترام سمجھیں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب تک کسی کے پیچھے چلنے والے لوگ ہوں اللہ پاک سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔[2] ہاں! کبھی کسی اسلامی بھائی کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو، اس لئے کہ اکیلے جانے میں اُسے گھبراہٹ ہوتی ہے یا اکیلے جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ تکلیف و نقصان پہنچائے گا تو ایسی صورت میں کسی کو ساتھ لے لینا تکبر میں داخِل نہیں۔

1... تکبر، ص۲۷ بتغیر

2... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان اخلاق المتواضعین، ۳/۴۳۴

(4) کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذلّت سمجھنا، اِس بات کو پسند کرنا کہ دوسرا خود چل کر مجھ سے ملنے آئے۔ اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتا یا اِس لئے نہیں ملتا کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے یا سامنے والے پر اُس کی ملاقات ناگوار گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور اِن وجوہات کے سبب ملاقات نہ کرنا قابلِ مذّمت بھی نہیں ہے۔

(5) بظاہر کسی کم تر اِسلامی بھائی کا برابر آکر بیٹھ جانا اِس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اِس سے افضل ہوں، یہ بھی تکبر میں داخل ہے۔

(6) ہ مریض، معذور اور غریب اسلامی بھائیوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے پاس بیٹھنے سے بچنا بھی تکبر کی ایک علامت ہے۔ لہٰذا ہم غور کریں کہ کہیں ہم میں بھی یہ کیفیت تو نہیں پائی جاتی۔

(7) تکبر کی علامت یہ بھی ہے کہ کسی اسلامی بھائی کو کم تر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں سے توقع رکھنا کہ وہ مجھے سلام کریں۔

(8) تکبر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے ماتحت یا کسی اور اِسلامی بھائی کو کم تر جان کر اُس سے ہاتھ ملانے کو ناپسند کرنا، اگر ہاتھ مِلانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر ناگوار گزرنا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے تکبر کی علامات سنیں، انہیں ذہن میں بٹھالیجئے، اگر ان علامات میں سے کوئی علامت اپنی ذات میں محسوس ہو تو فوراً سنبھل جایئے اور تکبر کی آفتوں سے خود کو بچا کر عاجزی اختیار کیجئے۔ آیئے! عاجزی کی تعریف اور اس کا حکم سنتے ہیں، چنانچہ

عاجزی وانکساری کی تعریف

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**نجات دلانے والے اعمال کی معلومات**" کے صفحہ نمبر 10 پر ہے: لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔[1]

یاد رہے! عاجزی کرنے والے لوگ اللہ پاک کو پسند ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِس تکبر کا کیا حاصل؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ربِّ کریم عاجزی

1 . . . فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا

2 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، الجزء الثالث، حدیث: ۵۷۳۱

کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جبکہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ذرا سوچئے! اِس تکبر کا کیا فائدہ! صرف لذّتِ نفس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی، اسلامی بھائیوں کی دل آزاری، میدانِ محشر میں ذلت و رُسوائی، ربِّ کریم کی رحمت و انعاماتِ جنت سے محرومی اور دوزخ کا حق دار بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ تکبر اس قدر خطرناک مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی برائیوں کو بھی لاتا ہے جبکہ کئی اچھائیوں اور خوبیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے، چُنانچِہ

تکبر کے نقصانات

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کرنے والا انسان جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے مسلمان کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا انسان عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض تکبر میں مبتلا انسان اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔[(1)]

---

1 ۔۔۔احیاء العلوم، ۴۲۳/۳ ملخصًا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! تکبر کرنے والا انسان تکبر میں مبتلا ہو کر بہت ساری آفات و خرابیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے۔ تو جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبر جیسی باطنی و روحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

آیئے! تکبر سے نجات پانے کیلئے چند طریقوں کے متعلق سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

تکبر سے نجات پانے کے چند طریقے

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے اس طرح غور و فکر یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ کیجئے کہ میدانِ محشر میں مجھے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے دوزخ میں ڈال دیا گیا تو دوزخ کا خوف ناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ تکبر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❁ تکبر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے دُعا کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔**(1) لہٰذا دُعا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبر اور

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، حدیث ۱۸۵۵، ۱۶۲/۲ ملتقطاً

دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس وشیطان آڑے آجاتے ہیں،تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک اورعاجِزی کرنے والا بنادے۔ ❁ تکبر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مفید ہے اوراپنی عادات کو تقویٰ و پرہیزگاری سے زینت دیناعُیوب کی پہچان کے لئے بہت مددگار ہے۔ ❁ تکبر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو توہم اُس کے نقصانات وعذابات پرخوب غور کریں تاکہ اس کے اندر اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❁ تکبر سے نجات کیلئے ہر اسلامی بھائی سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یاغریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔[1] ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھائیے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس(مسلمان) نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبر سے آزاد ہوگیا۔[2] ❁ اسی طرح صدقہ وخیرات کرتے رہنا بھی تکبر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مسلمان کا صَدَقہ عمر میں اضافے کا سبب ہے، بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ کریم اس کی وجہ سے تکبر و محتاجی اور فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔**[3]
❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی سے اختِلافِ رائے ہو،

---

1 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث:۶۲۴۷ ماخوذا
2 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱
3 ...مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

مگر بعد میں ظاہر ہو جائے کہ وہی حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے اپنی غلطی تسلیم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرُست فرما رہے تھے، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچِہ نفس پر بہت ہی ناگوار ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت میں شامل ہو جائے گا اور اس کی برکت سے تکبر سے بھی جان چھُوٹتی چلی جائے گی۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ماحول کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ ہوں یا عام اسلامی بھائیوں کی تقریب و نعت خوانی میں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی اسلامی بھائی نے ازخود آپ کو نمایاں جگہ بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحِب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔[1]

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جائیے۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے غریب اسلامی بھائیوں کی دعوت بھی قبول

1... فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۷۲۰

کیجئے۔ صِرف امیر اسلامی بھائیوں سے تعلقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے جاننے والوں میں غریب اسلامی بھائیوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول بھی کیجئے۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں؟ اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بُری صفت (خامی) ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! تکبر عاجزی کی ضد ہے۔ تکبر نہایت بُری جبکہ عاجزی نہایت اچھی صفت ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر دم یہی کوشش کرنی چاہیے کہ عاجزی کی عادت کو اپنائیں کہ اس میں ربِّ کریم کی رِضا چھپی ہے اور یہی دُنیوی واخروی کامیابی کا راز ہے۔ یاد رہے! عاجزی وانکساری کی صفت کو پیدا کرنے کے مختلف طریقے احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں، مثلاً کسی بھی مجلس میں عام کام کاج کے کپڑے پہنے سے بھی عاجزی کا ذہن بنتا ہے، چنانچہ

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۰۹

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:**اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ** یعنی پُرانا لباس پہننا ایمان سے ہے۔[1] جبکہ جو بہترین لباس پہننا چھوڑ دے اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:جس نے قدرت کے باوجود اللہ پاک کے لئے عمدہ لباس چھوڑ دیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عمدہ لباس پہننے کی طاقت ہونے کے باوجود رضائے الٰہی کی خاطر نہ پہننا نفس پر بہت ناگوار ہوتا ہے،اسی لئے تو اس پر اس قدر فضائل حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا عاجزی کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے کہ اس کی ترغیب خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، چنانچہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:اللہ کریم نے میری طرف یہ وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! عاجزی ربِّ کریم کو پسند آتی ہے جبھی تو اس نے لوگوں کو عاجزی اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ربِّ کریم کے اس حکم کو ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دل و جان سے قبول کیا اور

---

1 …ابوداؤد،کتاب الترجل،باب النہی عن کثیر من الارفاہ،ص ۶۵۲۱ ، حدیث: ۴۱۶۱

2 …ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،باب، ۴/۲۱۷،حدیث: ۲۴۸۹

3 …ابن ماجہ،کتاب الزھد،باب البراءۃ من الکبر و التواضع، ۴/۴۵۹،حدیث: ۴۱۷۹

9 ستمبر 2021 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرون ملک کے لئے

ولایت کے بلند و بالا مرتبے پر ہونے کے باوجود بھی کبھی تکبر میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ عاجزی و انکساری کی عملی تصویر بنے رہے، ان کی ہر ہر ادا سے عاجزی کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے دو واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عاجزی

ایک مرتبہ نواسۂ رسول حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چند مسکینوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ کچھ کھا رہے تھے، انہوں نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر کہا: اے ابو عبداللہ! آپ بھی یہ غذا کھا لیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی سواری سے اُتر کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور پارہ 14 سورۃ النحل کی آیت نمبر 23 کی تلاوت فرمائی:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

پھر ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ان مسکینوں سے فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اس لئے اب تم میری دعوت قبول کرو، چنانچہ وہ تمام مسکین امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ان کے مبارک گھر پر گئے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور انہیں کچھ عطا فرمایا، فراغت کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے۔[1]

1…تفسیر صاوی، النحل، تحت الآیۃ: ۲۳، ۳/۱۰۶۱

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عاجزی

حضرت انیسہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفہ بننے کے تین (3) سال پہلے اور خلیفہ بننے کے ایک سال بعد بھی ہمارے پڑوس میں رہے، محلے کی بچیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ ان کی دلجوئی کے لیے دودھ نکال دیا کرتے تھے۔ حضرت محمد بن سعد وغیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم بیان کرتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خلیفہ بنایا گیا تو محلے کی ایک بچی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں، آپ ہمیں (بکریوں کا) دودھ نکال کر نہیں دیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! اب بھی میں تمہیں دودھ نکال کر دیا کروں گا اور مجھے اللہ کریم کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان بچیوں کو (بکریوں کا) دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔[1]

نیک عمل نمبر 55 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنے اسلاف کی سیرت کو دیکھیں تو ان کی مبارک زندگیوں میں عاجزی و انکساری کے پہلو نمایاں ہیں جبکہ غرور و تکبر کا تو وہاں گزر بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہم بھی غرور و تکبر سے بچنا چاہتے ہیں اور عاجزی اختیار

---

1 ... تهذيب الاسماء واللغات، باب ابی بکر، فصل فی علمه وزهده وتواضعه، ۴۸۰/۲

کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک ایسے ماحول کو اپنانا ہو گا جہاں ہمیں نیک لوگوں کی صحبت میسر ہو جہاں ایسے لوگ ہوں جو نمازی ہوں، روزے رکھنے والے ہوں، عاجزی و انکساری اختیار کرنے والے ہوں۔ الحمد للہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی ہمیں ایسا دینی ماحول فراہم کرتی ہے جس میں ہمیں نیک نمازی بننے اور گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا درس دیا جاتا ہے اور اس مقصد کو پانے کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سفر اور نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ نیک اعمال رسالے پر عمل پیرا ہو کر بہت سے لوگ اپنی اصلاح کا سامان کر چکے ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ پابندی کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کریں اور ہر مہینے اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیں۔

نیک اعمال رسالے میں ایک نیک عمل نمبر 55 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے عمامہ شریف باندھا؟ پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سنت ہے اس نیک عمل پر عمل کرنے سے ہمیں سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا نیز اس کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے دینی فائدے حاصل ہونگے۔

نام رکھنے کے آداب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے نام رکھنے کے آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا

اپنے اچھے نام رکھا کرو۔(ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴،حدیث:۴۹۴۸) (2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔(ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆بچے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)

﴿اعلان﴾

نام رکھنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔(3)

---

[1]...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2]...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3]...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروَردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 9 ستمبر 2021ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ،

کُل دورانیہ 15 منٹ

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

نام رکھنے کے بقیہ آداب

☆عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳، ماخوذاً) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴) ☆طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بدشگونی سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "بدشگونی سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ

(ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الدعاء بعدالوتر، ۲۵/۴، حدیث: ۳۹۱۹)

تَرجَمہ: اے اللہ تو ہی بھلائی عطا فرماتا ہے اور تو ہی برائی دور کرتا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت تیری ہی مدد سے ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی

کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی

کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی الزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امامِ مسجد، مؤذِن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد